REGD. NO: L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ ۔ تار کا پتہ :۔ ڈیلی الفضل ربوہ

جلد ۵۰/۱۵ ۔ ۳۰ نبوت ۱۳۴۱ ہش ۔ ۳۰ نومبر ۱۹۶۱ء ۔ نمبر ۲۷۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۹ نومبر بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت عام طور پر ٹھیک رہی مگر شام کے وقت کچھ بے چینی کی تکلیف ہو گئی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ کل بھی حضور عصر کے وقت سیر کے لئے باغ میں تشریف لے گئے۔ کل حضور نے احباب جماعت کے نام ایک پیغام لکھوایا۔ جو آج کے الفضل میں شائع کیا جا رہا ہے۔

احباب جماعت اللہ تعالیٰ کے حضور خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

احبابِ جماعت کے نام

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ پیغام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النَّاصِر

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اپنے روحانی مرکز سے جدا ہوئے اتنی دیر ہو گئی ہے کہ اب طبیعت بہت گھبراتی ہے مگر ہم خدا تعالیٰ کے وعدوں پر یقین رکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ایک دن ہمیں اپنا روحانی مرکز دلوا دے گا مگر ہمیں خود بھی جدوجہد کرنی چاہیئے اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دنیا کفر کے اندھیرے میں پڑی ہوئی ہے اور ہمیں خدا کا نور ملا ہے۔ ہماری کوشش ہونی چاہیئے کہ دنیا کو خدا کے نور کی طرف لائیں اور جو خدا نے ہم کو دیا ہے اسے دنیا تک پہنچائیں۔ دنیا خدا سے دور ہوتی جا رہی ہے اور پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ میری مدد کے لئے آؤ۔ اب یہ ہمارا فرض ہے کہ خدا تعالیٰ کے اچھے خادموں کی طرح اس کی آواز کو سنیں اور اس تک خدا کا پیغام پہنچائیں۔

سو آگے آؤ اور لوگوں کو دین کی طرف لاؤ کہ اس سے بہتر موقعہ پھر کبھی نہیں ملے گا۔ مسیح نے جو تعلیم دی تھی اسلام کی تعلیم کے آگے عشر عشیر بھی نہ تھی مگر عیسائیوں نے اپنی جدوجہد سے اسے دنیا میں پھیلا دیا۔ اگر ہم اس سے ہزارواں حصہ بھی کوشش کریں۔ تو دنیا کے چپہ چپہ پر اسلام کا چشمہ پھوٹ پڑے اور الست بربکم کے مقابلہ میں بلیٰ کی آوازیں آنے لگیں۔ سو اٹھو اور کمر ہمت کس لو۔ عیسائی جھوٹ کے لئے اتنا زور لگا رہے ہیں کیا تم سچائی کے لئے زور نہیں لگا سکتے؟ خدا تعالیٰ اپنی نصرت کے سامان پیدا کر رہا ہے۔ ضرورت یہ ہے کہ تم بھی سچے خادموں کی طرح آگے آؤ اور اپنے ایمان کو اپنے عمل سے ثابت کرو۔ دنیا ہزاروں سال سے پیاسی بیٹھی ہے اور اس کے پیاس بجھانے والے چشمہ کی نگرانی تمہارے سپرد ہے۔ کیا تم آگے نہیں بڑھو گے اور دنیا کی پیاس نہیں بجھاؤ گے؟ اٹھو اور آگے آؤ اور خدا تعالیٰ کے ثواب کے مستحق بنو۔ دنیا میں پھیل جاؤ اور اسلام کی تعلیم کو دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیلا دو۔ خدا تعالیٰ تمہاری مدد کرے اور دنیا کی آنکھیں کھولے اور انہیں اسلام کی طرف لائے۔ اسلام ہی سارے نوروں کا جامع اور ساری صداقتوں کا سرچشمہ ہے۔ اس سرچشمہ کے پاس خاموش نہ بیٹھو بلکہ دنیا میں اس کا پانی تقسیم کرو۔ جس کے پاس چھوٹی سی چیز بھی ہوتی ہے۔ وہ اسے دنیا کو دکھاتا پھرتا ہے تمہارے پاس تو ایک خزانہ ہے۔ ایک بڑھیا کے متعلق مشہور ہے کہ اس کے پاس ایک انگوٹھی تھی اسے لیکر کھڑی ہو جاتی اور ہر ایک کو دکھاتی۔ تمہارے پاس تو خدا کا نور ہے تم کیوں نہیں اسے ساری دنیا کو دکھاتے اور دنیا کے سامنے پیش کرتے۔ جاؤ اور دنیا کو اسلام کی طرف پھیر کے لاؤ۔ اور اسلام کی صداقت کو دنیا پر ظاہر کرو۔ خدا تمہاری مدد کرے اور ہر میدان میں تمہیں فتح دے۔ اگر تم خدا کے لئے نکلو گے تو وہ ضرور تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں دنیا کا بادشاہ اور امام بنا دے گا۔ یہ خدا کا کام ہے کیسے ہو سکتا ہے کہ تم خدا کے کمزور بندے ہو کر اس کا کام کرو اور وہ قادر مطلق ہو کر اپنا کام نہ کرے۔ پس خدا کا نام لے کر کھڑے ہو جاؤ اور دنیا کو خدا کے نور سے منور کر دو۔ یقیناً وہ تمہاری مدد کرے گا اور دنیا کو تمہارے قدموں میں لا کر ڈال دے گا۔ تم کو مفت کا ثواب کماؤ گے اور کام سارا خدا کرے گا۔ صرف اتنی ضرورت ہے کہ ایک دفعہ ہمت کر کے کھڑے ہو جاؤ اور اپنے

(باقی دیکھیے ص پر)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۶۱ء

اختلاف اور اتحاد

ذیل میں ہم مولانا شبلی مرحوم کے ایک مضمون "مسلمانوں میں فرقے اور ان کا اتحاد" سے اقتباسات درج کرتے ہیں:-

"آج کل قوم کے تنزل اور ادبار کے مسئلے پر جب بحث کی جاتی ہے۔ تو تنزل کا سب سے بڑا سبب جو قرار دیا جاتا ہے۔ وہ آپس کا اختلاف ہے ہر شخص کو نظر آتا ہے کہ مسلمانوں میں اس سرے سے اس سرے تک یہ عام مرض پھیلا ہوا ہے۔ شیعہ، سنی، مقلد، غیر مقلد، وہابی، بدعتی، معتزلہ، حال (نیچری) بیسیوں فرقے ہیں۔ پھر ان میں الگ الگ جتھے جن میں سے ہر ایک دوسرے کو گمراہ اور بددین کہتا ہے اربابِ بریلی، دیوبند، ندوہ سب حنفی ہیں لیکن بریلی والوں کے نزدیک دیوبند اور ندوہ دونوں کافر۔ اس تفرق اس اختلاف، اس بوقلمونی کے ساتھ کوئی قوم کیونکر زندہ رہ سکتی ہے۔ یہ حالت پیش آئے تو ایک کوہِ گراں کی بھی دھجیاں اڑ جائیں۔ چونکہ اس خیال کا اثر ایک بہت بڑے قومی اور تاریخی مسئلہ پر پڑتا ہے اس لئے ہم اس پر تفصیل کے ساتھ بحث کرنا چاہتے ہیں۔ اس مسئلے کے طے کرنے کے لئے امور ذیل کا فیصلہ کرنا چاہیئے۔

(۱) کیا زمانہ سلف میں اختلاف نہ تھا۔

(۲) اختلاف کے ساتھ اتحاد ممکن ہے یا نہیں

پہلے امر کے لئے ہم کو اس زمانے پر نظر ڈالنی چاہیئے۔ جب آفتاب اسلام کی دوپہر تھی۔ جب ایک طرف تیغ دستان نے اسپین اور سندھ کے ڈانڈے ملا دیئے تھے۔ اور دوسری طرف صریر قلم نے مصر و یونان کے خفتہ علوم و فنون کو جگا دیا۔ اس وقت قدری، جبری، معتزلی، جہمی وغیرہ وغیرہ اس قدر بے شمار فرقے تھے۔ کہ بمشکل ان کو ۷۳ کے عدد میں محصور کیا گیا۔ ان فرقوں میں جو اختلاف تھا اس کی کیفیت یہ تھی کہ ایک دوسرے کو کافر بلکہ کافر سے بدتر کہتا تھا اور گمراہ و مرتد و زندیق کہنا تو معمولی بات تھی۔

اس کے بعد مولانا شبلی مرحوم نے چند مثالیں دی ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ قدماء میں بعض مسائل کے بارے میں شدید اختلافات تھے۔ ان مثالوں کے بعد آپ "اختلاف کے ساتھ اتحاد" کی ضمنی سرخی کے تحت فرماتے ہیں:

"اوپر کی روایتوں سے تم کو معلوم ہوا ہوگا کہ عین ترقی اسلام کے زمانہ میں اختلاف عقائد کی یہ حالت تھی۔ لیکن اس وقت لوگ اس نکتے کو سمجھ سکتے تھے اور سمجھتے تھے۔ کہ اختلاف کے ساتھ بھی مشترکہ اغراض میں اتحاد ممکن ہے۔

اس نکتہ کی تلقین خود قرآن مجید نے کی تھی۔ وان جاھداک علیٰ ان تشرک بی مالیس لک بہ علم فلا تطعھما وصاحبھما فی الدنیا معروفا۔

ترجمہ:- اگر وہ دونوں (ماں باپ) یہ کوشش کریں کہ تو ہمارا شریک اس چیز کو بنائے جس کا تجھ کو علم نہیں۔ تو ان کا کہا نہ مان۔ لیکن دنیا میں ان سے اچھی طرح پیش آ۔

اس آیت کا یہ مفہوم ہے کہ مثلاً ایک شخص مسلمان ہے اور اس کے ماں باپ مشرک اور کافر ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ اپنے بیٹے کو بھی مشرک اور کافر بنا لیں۔ اس حالت میں خدا حکم دیتا ہے کہ کفر اور شرک میں ان کا کہنا نہیں تسلیم کرنا چاہیئے۔ لیکن اس سے ان کے حقوق پدری زائل نہیں ہو جاتے اس لئے دنیاوی معاملات میں ان کا ادب و احترام اسی طرح ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ جو عموماً والدین کا حق ہے

اس آیت نے بتا دیا کہ اختلاف اور اتفاق کے حدود الگ الگ ہیں۔ یہ ممکن ہے کہ مذہب کے معاملہ میں اختلاف ہو۔ اور دوسرے معاملات میں اصول اتحاد پر عمل کیا جائے۔

قرون اولیٰ میں اس اصول پر عمل رہا۔ مثالیں ہم ذیل میں لکھتے ہیں۔ جن سے یہ مسئلہ اچھی طرح ذہن نشین ہو سکے گا۔"

اس کے بعد آپ نے چند مثالیں اس امر کے متعلق پیش کی ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اختلافات کے باوجود قدما میں اتحاد بھی ہوتا تھا۔

یہ مسلمانوں کے عروج کے زمانہ کی مثالیں ہیں۔ اس سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ عقائد کا اختلاف کسی قوم کی ترقی میں حائل نہیں ہو سکتا۔ اگر اس قوم کے اہل علم حضرات ذرا عقلمندی سے کام لیں۔ آج بھی مسلمانوں میں فرقے موجود ہیں جو ایک دوسرے کو کافر مرتد اور واجب القتل قرار دیتے ہیں۔ لیکن مسلمانوں کی ترقی نہ صرف رک گئی ہوئی ہے۔ بلکہ وہ الٹا روز بروز تنزل کی طرف جا رہے ہیں۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسا کیوں ہے کیوں ایک زمانہ میں باوجود فرقہ بندی کے مسلمان ترقی کرتے رہے ہیں۔ اور کیوں آج یہ فرقہ بندی مسلمانوں کے لئے زہر کا کام دے رہی ہے۔ ہمارا مطلب یہ نہیں ہے کہ فرقہ بندی کوئی اچھی چیز ہے۔ البتہ اختلاف رائے اگر نہ ہو۔ تو فہم دین میں بھی انسان ترقی نہیں کر سکتا۔ لیکن جب فرقہ بندی کو اولیت کا مقام دے دیا جائے۔ جیسا کہ ہمارے زمانہ میں ہو رہا ہے اور باقی تمام مصالح کو پس پشت ڈال دیا جائے۔ تو یہ فرقہ بندی کسی صورت میں مفید نہیں ہو سکتی۔ اور اس سے قومی ترقی کا رک جانا لازمی نتیجہ ہے:

قدما کیوں فرقہ بندی کے زہر سے محفوظ رہے۔ اور ہم کیوں اس سے نقصان اٹھا رہے ہیں۔ آج اس سوال کا حل نہایت ضروری ہے۔ یہ درست ہے کہ قدما نے بھی ایک دوسرے فرقہ کو بالجبر مٹانے کی کوشش کی۔ اور درباری اہل علم حضرات نے ہمیشہ علمائے حق کو اذیتیں دیں۔ یہاں تک کہ انہیں قید و بند سے بھی بڑھ کر قتل تک کیا گیا ہے۔ مگر اس کے ساتھ قدما میں رواداری کا جذبہ ہم سے کچھ زیادہ تھا۔ اور وہ اپنے سے دوسرے فرقہ کی خوبیوں کو تسلیم کرنے اور ان سے فائدہ اٹھانے کو برا نہیں سمجھتے تھے۔ (باقی)

جلسہ سالانہ کیلئے پرالی کی فراہمی

قریبی اضلاع کی جماعتیں فوری توجہ فرمائیں

امسال ربوہ کے گرد و نواح کے علاقہ میں چاول کی فصل خاطر خواہ نہ ہونے کے باعث پرالی کے حصول میں سخت دقت پیش آ رہی ہے۔ ان حالات میں اس بات کی توقع نہیں ہے کہ جلسہ سالانہ کے لئے اس علاقہ کے حسب ضرورت پرالی فراہم ہو سکے گی۔ لہٰذا اضلاع شیخوپورہ، گوجرانوالہ، لائل پور اور سرگودہا کی جماعتوں سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے علاقہ میں پرالی کے حصول کے لئے پوری مستعدی کے ساتھ کوشش کریں۔ اور جتنی مقدار میں بھی پرالی فراہم ہو سکتی ہے، اسے فوراً محفوظ کر کے بلا تاخیر افسر جلسہ سالانہ کو اطلاع دیں۔ تاکہ اسے جلد سے جلد ربوہ لانے کا انتظام کیا جائے۔ (افسر جلسہ سالانہ ربوہ)

شادی و دعوتِ ولیمہ

کل مورخہ ۲۷ نومبر ۱۹۶۱ء بروز پیر پیرزادہ ہارون الرشید صاحب ارشد بی۔ اے (آنرز) ابن مکرمی پیر رشید احمد صاحب ارشد معاون ناظر امور عامہ (ریٹائرڈ) کی دعوتِ ولیمہ ہوئی جس میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔ مرزا منصور احمد صاحب۔ محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب مکرم قاضی محمد عبداللہ صاحب کے علاوہ متعدد معززین و بزرگان اور مستورات خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دیگر معزز مستورات نے بھی شمولیت کی۔ اور بعد اختتام طعام دعا ہوئی۔ ان کی شادی کراچی میں محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ تالپور (بی۔ ایس سی) خواہر محترم میر نور احمد صاحب تالپور بی۔ اے ایل ایل بی لیبر آفیسر حیدرآباد سے ہوئی تھی۔

معین الرشید ہاشمی پروپرائٹر ارشد اینڈ سنز طارق آباد لائل پور

سوئٹزرلینڈ اور آسٹریا میں تبلیغ اسلام کی خوش کن مساعی

ریڈیو۔ ٹیلی ویژن اور اخبارات میں اسلام کا چرچا ۔ ماہانہ رسالہ اسلام اور دیگر لٹریچر کی اشاعت

عیسائی حلقوں کی طرف سے اسلام کی بڑھتی ہوئی ترقی پر اظہار اضطراب

(از مکرم شیخ ناصر احمد صاحب بی اے انچارج سوئٹزرلینڈ و آسٹریا مشن ۔ بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

خدا تعالیٰ کے فضل سے عرصہ زیر رپورٹ میں تبلیغ کے مختلف مواقع ملتے رہے ۔ علاوہ انفرادی تبلیغ کے لیکچروں اور جلسوں کے ذریعہ بھی پیغام حق پہنچایا گیا ۔ نیز لٹریچر بھی اسلام سے دلچسپی رکھنے والے افراد کو پہنچایا گیا اس ضمن میں سب سے پہلے تالیف و تصنیف نیز اشاعت کے کام کے بارہ میں کچھ تفاصیل درج ہیں ۔

رسالہ "اسلام"

ستمبر ۱۹۶۱ء کے شروع کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس اہم جریدہ کی اشاعت کے بارہ سال مکمل ہوئے ۔ اس دوران میں رسالہ باقاعدگی کے ساتھ بلاناغہ شائع ہوا ۔ پہلے چھ سال سائیکلو سٹائل کر کے نکالا کرتا تھا ۔ گذشتہ چھ سالوں سے باقاعدہ مطبع میں چھپتا ہے ۔ عرصہ زیر رپورٹ میں اس کے چھ شمارے تیار کئے گئے ۔ اور کم و بیش کل اٹھارہ صد کی تعداد میں سوئٹزرلینڈ سے نیز چھ صد کی تعداد سے جرمن مشن کے توسط سے لوگوں کو بھجوایا گیا ۔ مضامین کے تنوع کا اندازہ حسب ذیل تفصیل عنوانات سے ہو سکتا ہے ۔ آزادی مذہب ۔ صفات الٰہیہ اور اسلام ۔ تقدیر کا مفہوم ۔ اسلام یورپ میں ۔ اسلام عیسائیت کا دشمن نہیں ۔ اسلام بطور دہارت ۔ اسلام میں عائلی زندگی ۔ اسلام اور بین الاقوامی سیاست ۔ قرآن کریم ۔ اسلام افریقہ میں ۔ امریکہ اور عرب لوگ ۔ اسلام اور حقوق العباد ۔ رسول اکرمؐ ۔ تبلیغ کے دو محاذ ۔ چینی کمیونزم کا خطرہ ۔ اسلام کے لئے ۔ اسلام اور تلوار ۔ احادیث ۔ یورپین مشنز کانفرنس ۔ خبریں ۔ سوالات کے جواب ۔ ریویو کتب ۔ ناظرین کے خطوط ۔

یہ رسالہ مختلف طبقوں اور حلقوں میں پڑھا جاتا ہے ۔ حتیٰ کہ مخالفین بھی خاص طور پر اسے حاصل کرتے ہیں ۔ ایک اسی سالہ شخص جسے موجودہ عیسائیت کی تعلیم سے اختلاف ہے اسے رسالہ اسلام کے ذریعہ اسلام کی تعلیم کا علم ہوا جس پر اس نے لکھا ۔

"اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ مجھے رسالہ "اسلام" کے ذریعہ معرفت الٰہی کا علم ہوا ۔ خدا تعالیٰ کے قوانین کے بارے میں پڑھا ۔ ہاں خدائی قانون زندہ انسانی ۔ اپنی یہ کوشش جاری رکھئے ۔ تا اس تاریکی کے زمانہ میں خدائی نور کا جلوہ قائم رہے ۔ میری زندگی میں آپ پہلے شخص ہیں جو خدائی صداقت کو جانتے ہیں آپ کے پاس خدائی نور ہے اور خدا تعالیٰ کی معرفت ہے اور آپ اس روشنی کو تاریکی کے درمیان روشن کرنا چاہتے ہیں ۔ یہ تاریکی بہت عمیق ہے ۔ اور تاریک انسانی ارواح میں اس روشنی کو جلانے کے لئے آپ کی جرأت کے باعث خاموش طور پر آپ کو شاباش کہتا ہوں ۔"

مخالفت

مخالفین کے حلقہ میں سے ایک شخص نے گمنام خط لکھا کہ اپنا بستر بوریا باندھ کر واپس چلے جاؤ اور پھر نہ لوٹو ۔ ایک رسالہ میں حال ہی میں ایک مضمون پر کڑی تنقید شائع ہوئی ہے ۔ بلکہ مضمون نگار نے بات کو محض بگاڑ کر پیش کیا ۔ اور لوگوں کو ہمارے خلاف اکسانا چاہا ۔ ہم نے مختصر رنگ میں اس کا جواب دیا ۔

ان ہی دنوں خاکسار کو پولیس والوں نے ایک بیان کے لئے بلایا ۔ اور مضمون مذکورہ بالا کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ہمیں لوگوں کے مذہبی جذبات کا خیال رکھنا چاہئے ۔ خاکسار نے انہیں جواباً کہا کہ ہمیں اس امر سے سخت حیرت ہے کہ اس مضمون میں جو اسلام میں خدا تعالیٰ کے تصور کے موضوع پر لکھا گیا ہے کسی صحیح الدماغ انسان کو کوئی اعتراض ہو سکتا ۔ خاکسار کے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ پولیس افسر نے ہمارے مضمون کو خود پڑھا تک نہ تھا ۔ لہٰذا خاکسار نے مناسب سمجھا کہ انہیں نفس مضمون سے آگاہ کر دیا جائے ۔ چنانچہ خاکسار نے بتایا کہ ہم نے مضمون یہ لکھا ہے کہ اسلام میں خدا صرف ایک وجود ہے جس کا نہ بیٹا ہے نہ بیوی ۔ خدا تعالیٰ کا یہ تصور عیسائیت کے تصور تثلیث سے بالکل مختلف ہے ۔ شاید ایک عیسائی توحید باری تعالیٰ کے تصور کو نہ سمجھ سکے ۔ لیکن ہم مسلمان تثلیث کو نہیں سمجھ سکتے ۔ نہ ہی خدا تعالیٰ کی عبادت میں کسی کو شریک کر سکتے ہیں ۔ ہمارے نزدیک مشکل یا مصیبت کے اظہار کے وقت "یسوع خدا" پکارنا خدا تعالیٰ کی شان کے خلاف ہے ۔ نہ ہی ہم ابنیت کے قائل ہیں نہ ہی صلیبی موت کے ۔ اسلام کے خدا کو کسی مدد کی حاجت نہیں وہ کسی کام کو کرنے پر مجبور نہیں وغیرہ ۔ اس پر پولیس افسر نے کہا کہ آپ کو یہ سب باتیں کہنے کا حق ہے اور یہ مذہبی آزادی کے عین مطابق ہے ۔ خاکسار نے کہا کہ آپ کے نزدیک مخالف مضمون نگار نے کوئی معقول بات بھی پیش کی ہے ۔ یا صرف جذباتی طور پر ہمارے خلاف لوگوں کو اکسایا ہے ۔ اس نے جواب دیا کہ اس کے نزدیک بھی مضمون متعلقہ کو جرنلزم سے کوئی تعلق نہیں ۔ خاکسار نے کہا کہ اگر اس قسم کے بے ضرر مضمون پر بھی اعتراض ہو سکتا ہے تو پھر اسلام کی تبلیغ ہی بند کر دینی چاہئے ۔ قرآن کریم کی اشاعت ممنوع قرار دینی چاہئے ۔ بلکہ ہر بات جو موجودہ چرچ کے خلاف ہے اُسے حکماً روک دینا چاہئے ۔ لیکن پھر ملک میں مذہبی آزادی نہیں رہے گی ۔ بلکہ مسلمان تو الگ رہے یہودیوں کو بھی خلاف قانون قرار دینا پڑے گا کیونکہ مسلمان تو بہرحال حضرت مسیحؑ کی عزت کرتا اور انہیں خدا تعالیٰ کا نبی مانتا ہے ۔ برعکس اس کے یہودی آپ کو نعوذ باللہ کذاب اور ملعون سمجھتے ہیں ۔ خاکسار کی باتوں کو پولیس افسر اچھی طرح سمجھ گیا ۔

چرچ کی طرف سے ایک اہم اقدام

مخالفت کے ذکر کے سلسلہ میں عیسائی مشنری کونسل کے ایک رسالہ کا ذکر بہت ضروری ہے جو انہوں نے گذشتہ عرصہ میں شائع کیا ہے ۔ یہ ایک دو ماہی رسالہ ہے جس کا نام "Wanderer" ہے ۔ اسے شائع کرنے والی کونسل کے اراکین دس مشنری سوسائٹیز ہیں ۔ جو اس ملک کی طرف سے دنیا کے مختلف حصوں میں عیسائیت کا پرچار کر رہی ہیں (سوئٹزرلینڈ کا ملک عیسائیت کی عالمگیر تبلیغی مہم میں خاص حیثیت رکھتا ہے ۔ صرف کیتھولک فرقہ کے ہی اٹھارہ صد مبلغ دنیا بھر میں کام کر رہے ہیں ۔ ایک شہر بازل کی ایک تبلیغی انجمن نے ہی ۲۲۵ مبلغ بھجوا رکھے ہیں) لطف یہ ہے کہ یہ سارے کا سارا رسالہ ہماری تبلیغی مساعی کے بیان پر مشتمل ہے ۔ اور اس مشن کی کارروائیوں کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے ۔ اور لوگوں کو ہماری جانب سے خطرہ سے خبردار کر کے لکھا گیا ہے کہ یہ احمدی لوگ ایک خاص جذبہ سے سرشار ہیں ۔ ان کی سکیموں کو حقیر نہ جانو اور نہ ہی ان کی کارروائیوں سے لاپرواہی برتو ۔ بلکہ اپنے آپ کو ان کے مقابلہ کے لئے تیار کرو ۔ کیونکہ اگر یہ لوگ ایک غلط بات کی تائید میں اس قدر محنت اور قربانی کا نمونہ دکھا سکتے ہیں تو کیا ہم عیسائی

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

زادِ راہ کی استطاعت رکھنے والے احباب

ضرور جلسہ سالانہ میں شامل ہوں

"لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ۔ ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لائیں اور اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پروا نہ کریں خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں جاتی ۔ اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں ۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے ۔"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

لوگ اس کی خاطر ان سے بھی زیادہ قربانی نہیں دکھا سکتے۔ جس نے ہمارے لئے اپنی جان تک دے دی! رسالہ مذکورہ میں ایک صفحہ پر ہمارے فرسٹ مسیح والے اشتہار کی فوٹو دی گئی ہے۔ ایک صفحہ پر قرآن کریم کے جرمن ترجمہ کا ایک پورا صفحہ دیا گیا ہے اور جماعت کی تاریخ۔ حضرت مسیح موعودؑ کے دعاوی حضور کی پیشگوئیوں مشنوں کے قیام۔ یورپ کی مساجد مسجد زیورک وغیرہ امور کا ذکر کیا گیا ہے۔

یورپ میں تبلیغ اسلام کی تاریخ میں یہ پہلا دفعہ ہے کہ چرچ نے اس تفصیل اور شدت کے ساتھ ہمارا نوٹس لیا ہے۔ پہلے یہ لوگ ہمیں کم مایہ اور حقیر سمجھتے تھے لیکن اب ان کے تفکرات میں ایک نمایاں انقلاب آرہا ہے۔ اور یہ اپنے لوگوں کو ہمارے مقابلہ کے لئے تیار کرنا چاہتے ہیں۔ ضمنی طور پر یہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری کمزور کوششوں کی فوقیت اور اثر کا اعتراف بھی ہے۔

گذشتہ دنوں ایک مشہور اخبار میں کیتھولک اور پروٹسٹنٹ کے درمیان ایک بحث کا سلسلہ چل پڑا۔ ہمارے لئے اس مباحثہ میں دلچسپ پہلو یہ ہے کہ ایک مضمون نگار نے لکھا کہ اسلام اس قدر سرعت سے آگے بڑھ رہا ہے اور اب اس ملک میں بھی قدم جما چکا ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے اندرونی اختلافات کو بھلا کر اس بیرونی خطرہ کا مقابلہ کریں۔

اس رپورٹ کی تیاری کے دوران میں اطلاع ملی ہے کہ ایک کتاب اسلام کے متعلق ایک مخالف نے شائع کی ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ اسلام کا چرچا اس قدر بڑھتا جاتا ہے کہ عوام کو اس کی اصل تعلیم سے آگاہ کرنا ضروری ہے۔

خاکسار نے اس دفعہ ان امور کو قدرے تفصیل سے پیش کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اب یورپ میں تبلیغ اسلام ایک نئے دور میں داخل ہو رہی ہے۔

ان دنوں اخبارات میں خاص طور پر احمدیت پر مستقل مضامین شائع ہو رہے ہیں۔ یہ بھی ایک تبدیلی کی علامت ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیں ان بدلتے ہوئے حالات میں دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(باقی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

تحریک وصیت

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا ظاہری ثبوت

(از مکرم قاضی عبدالرحمٰن صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت کے جو الفاظ تجویز فرمائے ہیں ان میں ایک فقرہ یہ بھی ہے کہ بیعت کنندہ اس بات کا اقرار کرے کہ:۔

"میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا"

لیکن حضورؑ کے رسالہ الوصیت کی اشاعت سے پہلے مبائعین کو معلوم نہ تھا کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی ظاہری علامت کیا ہے۔ وہ نمازیں بھی پڑھتے تھے۔ وہ زکوٰۃ بھی دیتے تھے۔ وہ روزے بھی رکھتے تھے۔ ان میں سے صاحب استطاعت حج بھی کرتے تھے۔ وہ حضور کی تحریکات میں اموال بھی پیش کرتے تھے۔ غرض وہ ہر قسم کے اعمال صالحہ بجا لانے میں پیش پیش تھے۔ مگر پھر بھی وہ معلوم نہ کر سکتے تھے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کر سکے ہیں یا نہیں؟

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہٗ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۴ مئی ۱۹۲۸ء میں ان کے قلوب کی اسی کیفیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس حقیقت کو آشکارا فرمایا ہے کہ آخر وہ کس طرح مطمئن ہوئے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"تو بہت سے لوگ حیران تھے کہ انہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جو اقرار کیا ہے وہ پورا ہوا ہے یا نہیں؟ تب خدا تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئی اور اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ بتایا کہ جو لوگ یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ ان کا (دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا) اقرار پورا ہوا یا نہیں۔ ان کے لئے یہ وصیت کا طریق ہے۔ اس پر عمل کرنے سے وہ اپنے (دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے) اقرار کو پورا کر سکتے ہیں۔ کیونکہ وصیت میں شرط ہے کہ

خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں تا آئندہ نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں"

"پس یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ طریق پر وصیت کرے اور اس پر قائم رہے۔ مگر کامل الایمان نہ ہو تو وہ لوگ جن کے دل پر عدم اطمینان تھا اور وہ اس وجہ سے بے چین تھے کہ خبر نہیں کہ ان کا اقرار پورا ہوا ہے یا نہیں ان کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ کے الہام کے ماتحت یہ رکھ دیا کہ وہ وصیت کریں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھایا"

"ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ وصیت کرنا اور اس پر قائم رہ کر بہشتی مقبرہ میں دفن ہونا دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے اقرار کو پورا کرنا ہے اس وصیت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حد بندی کر دی ہے اور وہ یہ کہ زیادہ سے زیادہ ⅓ حصہ کی وصیت کی جائے اور کم از کم ⅒ حصہ کی"

اللہ تعالیٰ نے وصیت کے دروازہ کو بند نہیں کر دیا۔ یہ دروازہ اب بھی کھلا ہے اور ہمیشہ کے لئے کھلا رہے گا۔ اس لئے مبائعین میں سے جو دوست اب بھی اپنے قلوب میں یہ جاننے کے لئے تڑپ رکھتے ہیں کہ معلوم نہیں ان کا اخلاص دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی حد کے اندر آچکا ہے یا نہیں۔ وہ بہت جلد قدم اٹھائیں اور نظام وصیت میں داخل ہو کر اغراض وصیت کو پورا کریں۔ اور اس جنت کو اللہ تعالیٰ سے حاصل کریں جو نظام وصیت کے ذریعہ مومنوں کے قریب کر دی گئی ہے۔ اطمینان قلب حاصل کریں کہ

وہ دین کو دنیا پر مقدم کر رہے ہیں

نماز باجماعت

حضرت ابوہریرہؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

"جماعت کی نماز اپنے گھر کی نماز اور اپنے بازار کی نماز پر پچیس ۲۵ درجے (ثواب فضیلت) رکھتی ہے۔ اس لئے کہ جب تم میں سے کوئی وضو کرے اور اچھا وضو کرے اور مسجد میں محض نماز کے ہی ادا کرنے کو آئے تو وہ جو قدم رکھتا ہے۔ اس پر اللہ ایک درجہ اس کا بلند کر دیتا ہے یا ایک گناہ اس کا معاف فرماتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ مسجد میں داخل ہو جائے۔ اور جب وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے تو نماز میں سمجھا جاتا ہے۔ جب تک کہ نماز اسے روکے۔ اور فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں اللّٰھم اغفر لہ۔ اللّٰھم ارحمہ (اے اللہ اسے بخش دے۔ اے اللہ اس پر رحم کر) یہ دعا اس وقت تک رہتی ہے جب تک کہ وہاں حدث نہ کرے" (تجرید بخاری اول ص ۱۲۸)

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

تمام مجالس خدام الاحمدیہ کا فرض ہے کہ وہ ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ کو جمع شدہ چندہ جات مرکز خدام الاحمدیہ میں بھجوا دیں۔ نومبر کی ۲۰ تاریخ گذر چکی ہے۔ جن مجالس نے ابھی تک چندہ جات مرکز میں روانہ نہیں کئے۔ وہ مہربانی فرما کر توجہ کریں۔

نیز جن مجالس نے وصولی چندہ جات کا کام ابھی تک شروع نہیں کیا ان کو اگلے ماہ ایک ماہ کی بجائے دو ماہ کا چندہ وصول کرنا ہوگا۔ کیونکہ نومبر کا مہینہ تو اب ختم ہونے کے قریب ہے (جو یقیناً دقت کا باعث ہوگا)۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال اور جان خرچ کرنے میں سب سے بڑی روکاوٹ بخل ہے

از مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال ـــــ ربوہ

(قسط ۱)

"میں تو دعا کرتا ہوں کہ میری سب جماعت ان لوگوں میں سے ہو جائے۔ جو خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔ اور نماز قائم کرتے ہیں اور رات کو اٹھکر زمین پر گرتے ہیں۔ اور روتے ہیں۔ اور خدا کے فرائض کو ضائع نہیں کرتے اور بخیل اور ممسک اور غافل اور دنیا کے کیڑے نہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ میری دعائیں خدا تعالیٰ قبول کرے گا۔" (تبلیغ رسالت جلد دہم ص ۱۴۳)

خاکسار نے یہ سلسلہ مضامین ان عہدہ داروں اور کارکنوں کی خاطر شروع کر رکھا ہے۔ جن کا کسی نہ کسی رنگ میں چندوں کی وصولی سے کچھ نہ کچھ تعلق ہے۔ غرض یہ ہے کہ ان آیات کے متعلق زیادہ سے زیادہ حوالے ایسا ہو جائیں۔ جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت اور ضرورت اور اہمیت بیان فرمائی ہے تا اپنی اپنی جماعتوں کے کمزور احباب کو سمجھانے میں عہدہ داروں کو آسانی ہو اور نادہندوں۔ اور شرح سے کم چندہ دینے والوں اور بقایا داروں کو اس اہم فریضہ کے بارہ میں قرآن مجید کی تعلیم سے آگاہ کیا جا سکے۔ کیونکہ گذشتہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو یہ تحریک فرمائی ہے۔ کہ "جماعت کی موجودہ تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں اپنی آمد کا بجٹ کم از کم پچیس لاکھ تک پہنچانے کی جلد تر کوشش کرنی چاہیئے"۔ اس تحریک کو کامیاب بنانے کی ذمہ داری حضور نے امراء صاحبان اور سیکرٹریان جماعت پر ڈالی ہے فرمایا:۔

"جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ ہمارے بجٹ کی کمی میں بڑا دخل ان نادہندوں کا ہے۔ جو سلسلہ میں شامل ہونے کے باوجود اخلاص کی کمی کی وجہ سے مالی قربانیوں میں حصہ نہیں لیتے اسی طرح وہ مقررہ شرح کے مطابق چندہ نہیں دیتے یا بقایوں کی ادائیگی میں سستی سے کام لیتے ہیں ان کی غفلت بھی سلسلہ کے لئے نقصان کا موجب ہو رہی ہے۔ پس میں تمام امراء اور سیکرٹریان جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ انہیں روحانی اور تربیتی اصلاح کے ساتھ ساتھ نادہندوں اور شرح سے کم چندہ دینے والوں کے بارہ میں اپنی ذمہ داری سمجھنی چاہیئے۔ تاکہ ان میں بھی قربانی کا جذبہ پیدا ہو۔ اور وہ بھی اپنے دوسرے بھائیوں کے دوش بدوش اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے ثواب میں شریک ہو سکیں۔"

(پیغام بنام نمائندگان مجلس شاورت ۱۹۶۱ء)

۲۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مذکورہ بالا ارشادات سے ظاہر ہے۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کے چندوں کو پچیس لاکھ تک پہنچانے کی خاطر چندہ کی عام شرح میں کوئی ایزادی نہیں کی گئی اور نہ ہی مخلصین سے کسی زائد قربانی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ مطالبہ صرف یہ ہے کہ جماعت کے عہدہ دار اور دوسرے مخلص احباب اپنے کمزور بھائیوں کو قربانی کے موجودہ مقرر شدہ معیار تک اٹھانے کی خاطر انتہائی جدوجہد عمل میں لائیں۔ کیونکہ الٰہی جماعتوں کی کامیابی کا انحصار ان کی تعداد پر نہیں ہوتا۔ بلکہ ان کی کامیابی ان کی نیتوں کے خلوص۔ ان کی راستبازی ان کی وفاداری اور فدائیت اور ان کے کیریکٹر اور ان کی قربانیوں کے معیار کی بلندی پر منحصر ہوتی ہے۔ اگر مومن کہلانے والے لاکھوں اور کروڑوں ہوں۔ لیکن ان میں منافقوں اور کمزوروں کی تعداد زیادہ ہو۔ تو ایسی جماعت اللہ تعالیٰ کی امانت کو اٹھانے کی اہل نہیں ہو سکتی ایک وقت میں کسی الٰہی جماعت کی جو بھی تعداد یا طاقت ہو۔ کم یا زیادہ کا سوال نہیں۔ اگر وہ جماعت اپنی استعداد کے مطابق اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جانیں پیش کرتی چلی جائے۔ تو ہر مرحلہ پر کامیابی ان کے قدم چومے گی۔ جیسا کہ صحابہ کرام رض سے ہوا۔ لیکن اگر ان میں سے بہت سے لوگ کمزوری دکھائیں۔ اور امام وقت کی تحریکات پر لبیک نہ کہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانیاں پیش کرنے سے ہچکچائیں۔ تو ایسی جماعت کی کامیابی سینکڑوں سال تک پیچھے ہٹتی چلی جائے گی۔

۳۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۳۶ء کی مجلس مشاورت میں فرمایا تھا کہ

"میرے سامنے یہ مشکل نہیں کہ روپیہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ مشکل ہے کہ روپیہ کے مقابلہ میں بار زیادہ ہے اور کمزوروں اور دین سے حقیقی تعلق نہ رکھنے والوں کی وجہ سے بار بڑھتا ہے گھٹتا نہیں۔ اگر دس بھی مخلص انسان جماعت میں رہ جائیں تو بار بڑھے گا نہیں بلکہ گھٹے گا۔ لیکن اگر لاکھوں ہوں مگر مخلص نہ ہوں تو بار بڑھے گا۔"

غرض موجودہ تحریک کی بنیاد اس امر پر ہے۔ کہ نادہندوں اور شرح سے کم چندہ دینے والوں کی اصلاح کر کے جماعت کی قربانی کے معیار کو اس حد تک بڑھایا جائے۔ جس کی اس وقت جماعت میں طاقت ہے۔ اور کمزور احباب کی تربیت کر کے ان کا قدم بھی مخلص احباب کے قدم کے ساتھ ملایا جائے۔ اس کے بغیر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل نہیں ہو سکتی اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے بغیر کوئی جماعت کامیاب نہیں ہو سکتی۔

۴۔ اپنی خوشنودی حاصل کرنے کا جو طریق اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے یہ ہے کہ

یاایھا الذین اٰمنوا لم تقولون ما لا تفعلون ۰ کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون ۰ ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا کانھم بنیان مرصوص ۰

ترجمہ:۔ اے مومنو! تم ایسی باتیں کیوں کہتے ہو جن پر تم عمل نہیں کرتے اور نہیں کروگے (تم کسی مامور پر ایمان لانے کا دعوےٰ ہی کیوں کرتے ہو؟ جب کہ تم اسکی تعلیم پر کاربند نہیں ہونا چاہتے۔ جب تم امام وقت کی اطاعت اور فرمانبرداری کا کوئی ارادہ ہی نہیں رکھتے تھے۔ تو اس کی بیعت ہی کیوں کی تھی یا اگر تم اب اسکی کوئی امداد کرنا پسند نہیں کرتے تو اس کی خیر خواہی کا دم کیوں بھرتے ہو۔ دیکھو) اللہ تعالیٰ کو یہ امر نہایت ہی ناپسندیدہ ہے۔ کہ تم وہ کہو جو تم نے کرنا نہیں۔ اللہ تعالیٰ تو ان لوگوں کو پسند کرتا ہے (انہی لوگوں سے پیار کرتا ہے) جو اس کی راہ میں صف باندھ کر لڑتے ہیں۔ گویا کہ وہ ایک دیوار ہیں۔ جس کی مضبوطی کے لئے اس پر سیسہ پگھلا کر ڈالا گیا ہو (پس اگر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اسکے نتیجہ میں ہر قسم کی کامیابی چاہتے ہو تو یک جان ہو کر اس کی راہ میں اپنی جانیں لڑا دیجئے)

۵۔ خاکسار ایک گذشتہ مضمون میں عرض کر چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کا ایک اٹل اور کبھی خطا نہ ہونے والا نسخہ یہ ہے۔ کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نقش قدم پر چلا جائے۔ انہوں نے جو اتنی جلدی اور اتنی شاندار کامیابی حاصل کی تھی تو اس کی وجہ یہی تھی کہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم ورضوا عنہ (سورہ توبہ ع ۱۳)

(ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا تھا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے تھے (یعنی صحابہ کرام رض برضاء و رغبت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف اپنا رخ رکھا تھا اور انہیں بڑے بڑے انعاموں اور کامیابیوں سے نوازتا تھا) وہ کونسے گر تھے جنہیں اختیار کر کے صحابہ کرام نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کی تھی اسکے متعلق بطور نمونہ مشتے از خروارے۔ چند امور عرض کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ کامیاب ہوتے ہیں جو:۔

ا۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں۔ (آل عمران ع ۲۰ و مائدہ ع ۱۳)

ب۔ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں (نور ع ۴)

ج۔ اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کریں (انفال ع ۶) (جمعہ ع ۲)

د۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کریں۔ (اعراف ع ۹)

ہ۔ نیک کام کرتے رہیں۔ (حج ع ۱۰)

و۔ اللہ اور رسول کی اطاعت کریں (احزاب ع ۹)

ز۔ رسول خدا کو مدد دیں۔ (اعراف ع ۱۹)

ح۔ نیکی کی تلقین اور برائی سے منع کرتے رہیں (آل عمران ع ۱۱)

ط۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کریں (مائدہ ع ۶)

ی۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان اور مال سے جہاد کریں (توبہ ع ۳)

۶۔ وعلیٰ ہذا القیاس اور بھی بہت سے عمل ہیں جو الٰہی جماعتوں کے لئے اپنے مقاصد میں کامیابی حاصل کرنے میں ممد ہوتے ہیں۔ لیکن سب سے بڑی روک بخل اور خود غرضی ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے سورۃ حشر کے پہلے رکوع میں فرمایا ہے:۔ ومن یوق شح نفسہ فاولٰئک ھم المفلحون ۰ ترجمہ:۔ جو لوگ اپنے نفس کے بخل سے بچ سکیں وہی لوگ بامراد اور کامیاب ہوں گے۔ غرض اس روک کو دور کرنے کے بغیر کسی نیک اور اعلیٰ مقصد میں کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی اور نہ ہی نیک اور اچھے اعمال کی توفیق مل سکتی ہے نہ اللہ تعالیٰ کا ڈر رہ سکتا ہے نہ اس کی طرف رجوع ہو سکتا ہے۔ نہ اس کی نعمتیں یاد آ سکتی ہیں نہ امام وقت کی اطاعت اور امداد کا خیال آ سکتا ہے۔ جب تک بخل اور خود غرضی سے چھٹکارا نہ ہو کسی مامور یا اسکے جانشینوں کے ساتھ ہو کر جہاد کرنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔ جن لوگوں پر کنجوسی اور خود غرضی سوار ہو۔ وہ کسی کام کے لئے ہلتے تک نہیں جب تک انہیں مال ملنے کی امید نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ نساء رکوع ۱۰ میں ایسے لوگوں کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا ہے۔ کہ وان منکم لمن لیبطئن ۰ فان اصابتکم مصیبۃ قال قد انعم اللہ علی اذ لم اکن معھم شھیدا ۰ ولئن اصابکم فضل من اللہ لیقولن کان لم تکن بینکم وبینہ مودۃ یٰلیتنی کنت معھم فافوز فوزا عظیما ۰ ترجمہ:۔ اور تم میں سے بعض آدمی یقیناً ایسے بھی ہوتے ہیں جو ہر کام کے موقعہ پر لازماً پیچھے رہتے ہیں۔ پھر اگر تمہیں کوئی مصیبت پہنچے تو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر کتنا احسان کیا ہے کہ ہم ان کے ساتھ حاضر نہ تھے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر کوئی فضل کیا جائے تو وہ فوراً کہہ اٹھتے ہیں کہ کاش ہم بھی ان کے ساتھ ہوتے اور ہم بھی (مال حاصل کرنے میں) بہت بڑی کامیابی پاتے۔ گویا ان کے اور تمہارے درمیان کوئی دوستانہ تعلق نہیں تھا۔ (باقی)

"بذل مال در راہش کسے مفلس نمے گردد"

"خدا کا احسان ہے کہ احباب جماعت کی توجہ سے امسال جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد میں معتدبہ اضافہ ہوا ہے۔ بعض کھاتے پیتے مخلص گھرانوں نے اپنے بچے اعلیٰ تعلیم دلوا کر جامعہ احمدیہ میں اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے بھجوا دیئے ہیں اور حق یہی ہے کہ دو عزیز ملت کی رونق انہیں سرفروشوں سے ہے۔ لیکن ان عزیز طلباء کی رہائش کے لئے ابھی تک کما حقہٗ انتظام نہیں ہو سکا۔ بے شک احباب صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے تعاون سے نئے ہوسٹل کی تعمیر تو کھڑی کر دی گئی ہے۔ لیکن ابھی تک دارالاقامۃ کی بہت سی ضروریات باقی ہیں۔ کھانے کا کمرہ۔ نگران کا دفتر۔ چار دیواری۔ پانی کی سپلائی کے لئے ٹیوب ویل ابھی تک مہیا نہیں ہو سکے۔

جماعت کے مخلصین نے سلسلہ کی اس ضرورت کے لئے جس ذوق شوق کا ثبوت اس سے قبل بہم پہنچایا ہے اس نے ہماری بہت بڑی ضرورت کو ایک حد تک پورا کر دیا ہے۔ لیکن جب تک اس ادارہ کی تمام ضروریات پوری نہیں ہو جاتیں۔ ہم طلباء کو نظم و ضبط کے پورے طور پر عادی نہیں بنا سکتے۔

لہٰذا میں احباب جماعت سے پر زور درخواست کرتا ہوں کہ جامعہ احمدیہ کی اس ضرورت کو پورا کرنا ہمارا فرض ہے۔ جن دوستوں نے ابھی تک اس کار خیر میں حصہ نہیں لیا ہے انہیں اس کے لئے "تعمیر جامعہ احمدیہ" میں اپنے عطیہ جات بھجوانے چاہئیں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

اسلامی شعار۔ احصان یا عفت (پاکدامنی)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"احصان اس لفظ سے مراد خاص وہ پاکدامنی ہے جو مرد اور عورت کی قوت تناسل سے علاقہ رکھتی ہے اور محصن یا محصنہ اس مرد یا عورت کو کہا جائے گا جو حرامکاری یا اس کے مقدمات سے مجتنب رہ کر اس ناپاک بدکاری سے اپنے تئیں روکیں۔ جس کا نتیجہ دونوں کے لئے اس عالم میں ذلت اور لعنت اور دوسرے جہان میں عذاب آخرت اور متعلقین کے لئے علاوہ بے آبروئی نقصان شدید ہے۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی)

سال نو کے اعلان پر ممالک بیرون کے مخلصین کا لبیک

ممالک بیرون سے وعدہ تحریک جدید برائے سال ۴۸/۱۸ پیش کرنے میں جن مخلصین نے مسابقت کی روح کا مظاہرہ فرمایا ہے ان کے اسماء گرامی ذیل میں بغرض دعا پیش کئے جاتے ہیں۔ (وکیل المال تحریک جدید)

نام	رقم
۱۔ السید محمد بسیونی قاہرہ مصر	۶۰-۰-۰ پونڈ
۲۔ السید احمد فتحی ناصف	۶۰-۰-۰ "
۳۔ مکرم نور الحق صاحب تنویر	۴-۱-۰ "
۴۔ السید حسن (مبیع البابلی)	۱-۱۰-۰ "
۵۔ السید مصطفیٰ ثابت	۲-۰-۰ "
۶۔ السید الکتور الشارا مسز مسمار	۱-۰-۰ "
۷۔ السید عبد المجید خورشید	۴-۰-۰ "
۸۔ السید عادل الحصنی	۱-۰-۰ "
۹۔ قاضی حبیب الدین احمد صاحب بنکاک (تھائی لینڈ)	۱۰۰-۰-۰ "
۱۰۔ شیخ مبارک احمد صاحب نیروبی (مشرقی افریقہ)	۱۰۱-۰-۰ شلنگ

انعامی مقالہ لکھنے کی آخری تاریخ

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی طرف سے مجلس مقامی اور تمام بیرونی مجالس کے خدام کو "اسلام اور امن عالم" کے موضوع پر ایک انعامی مقالہ لکھنے کی دعوت دی جاتی ہے۔ یہ مقالہ تین ہزار الفاظ پر مشتمل ہو۔ مقالہ کے پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۵ جنوری ہے۔ اول آنے والے خادم کو مجلس مقامی کی طرف سے انعام دیا جائے گا اور اس مقالے کی اشاعت کا بھی انتظام کیا جائے گا۔

(قاضی نعیم الدین احمد سیکرٹری "انصار سلطان القلم" مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

مرحوم محسنوں کو ایصال ثواب کی قابل قدر مثالیں

فہرست نمبر ۳۳

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے مرحوم بزرگوں کو ایصال ثواب کی غرض سے تعمیر مساجد ممالک بیرون میں کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔ دیگر مخیر احباب بھی اپنے مرحوم محسنوں کی احسان شناسی کے طور پر ان کی طرف سے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ چندہ کی تحریک میں حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان۔

نام	رقم
۱۶۶۔ مکرم جناب محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ڈرافٹسمین سنت نگر لاہور منجانب اہلیہ خود محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ مرحومہ	۱۵۰-۰-۰
۱۶۷۔ مکرم جناب منظور احمد صاحب لاہور چھاؤنی منجانب والد ماجد مکرم شیخ جان محمد صاحب مرحوم	۱۵۰-۰-۰
۱۶۸۔ مکرم جناب محمد سعید صاحب کالا ضلع جہلم منجانب دادا جان مکرم احمد الدین صاحب مرحوم	۱۵۰-۰-۰

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

مقدس بستی میں کئے گئے وعدے کی پاسداری

مجالس خدام الاحمدیہ کے لئے ایک مجلس کا قابل قدر نمونہ

ملک منور احمد صاحب جاوید ناظم اعلیٰ تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ گنج مغلپورہ لاہور تحریر فرماتے ہیں:

"حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے پیش نظر جو آپ نے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع میں سنایا تھا اور پھر اسی وعدے کے پیش نظر جو کہ آپ نے اس مقدس بستی میں ہم سے لیا تھا کہ امسال پوری کوشش سے دفتر دوم کے وعدہ جات میں زیادہ سے زیادہ وعدہ کا اضافہ کیا جائے مجلس خدام الاحمدیہ گنج مغلپورہ نے اپنے تمام ذرائع کو بروئے کار لاتے ہوئے نمایاں کام کیا ہے۔"

آپ کی مساعی کا خلاصہ یہ ہے کہ افراد کی تعداد میں ۵۶ فیصدی اضافہ اور وعدوں کی رقم میں ۶۶ فیصدی اضافہ ماشاء اللہ عمل میں آچکا ہے اور ابھی مزید کوشش جاری ہے فجزاھم اللہ احسن الجزاء جملہ مجالس اسی رنگ میں کوشش کریں۔

(وکیل المال اول تحریک)

دیہاتی علاقہ کی ایک لجنہ اماء اللہ کی قابل قدر مثال

مکرمہ بخت بھری صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مجوکہ تحصیل خوشاب ضلع سرگودہا نے مقامی بہنوں کی طرف سے ۱۲/۸۶ روپے کے وعدہ جات تحریک جدید سال نو بھجواتے وقت گذشتہ سال کے وعدوں کی ادائیگی کا بھی کماحقہٗ خیال رکھ کر جملہ لجنات کے لئے ایک نیک مثال قائم فرمائی ہے اس مخلص لجنہ کی ہر بہن کے لئے قارئین کرام دعا فرمائیں لہٰذا سب کے اسماء گرامی ذیل میں دعا کی درخواست کے ساتھ درج کئے جاتے ہیں۔

دائی فاطمہ صاحبہ۔ بختاور صاحبہ۔ مریم صاحبہ۔ بخت سوائی صاحبہ۔ طالع بی بی صاحبہ۔ جندوڈی صاحبہ۔ جنت بی بی صاحبہ۔ غلام فاطمہ صاحبہ۔ بخت وڈی صاحبہ۔ بشریٰ صاحبہ۔ صاباں صاحبہ بیوہ۔ طالع بی بی صاحبہ۔ جنت بی بی صاحبہ۔ فاطمہ بی بی صاحبہ خاتجہ زوجہ ملک شیر محمد صاحب۔ فاطمہ بی بی صاحبہ زوجہ ملک زبیر محمد صاحب۔ خدیجہ و مریم صدیقہ دختران ملک محمد زبیر صاحب بخت وڈی صاحبہ زوجہ ملک صوبیدار نازک محمد صاحب۔ بخت وڈی صاحبہ زوجہ ملک طالع محمد صاحب طالع بی بی صاحبہ دختر ملک فضل الٰہی صاحب۔ فاطمہ بی بی صاحبہ زوجہ محمد علی صاحب۔ بشریٰ بیگم و منظور بیگم صاحبہ دختران محمد علی صاحب۔ جندوڈی صاحبہ زوجہ ملک نادر محمد صاحب۔ عائشہ بی بی صاحبہ و غلام فاطمہ صاحبہ دختران مولوی غلام رسول صاحب۔ بخت سوائی زوجہ ملک صادق محمد صاحب فاطمہ بی بی صاحبہ دختر ملک صادق محمد صاحب۔ بخت بھری صاحبہ والدہ ملک عاشق محمد صاحب صدر لجنہ اماء اللہ مغلاں باحق صاحبہ دختر ملک محمد صاحب۔ منظور فاطمہ صاحبہ زوجہ غلام محمد صاحب۔ غلام فاطمہ صاحبہ دختر محمد صاحب۔ جندوڈی صاحبہ دختر میاں محمد صاحب بشریٰ بیگم صاحبہ دختر ملک ولایت خاں صاحب مرحوم فجزاھم اللہ احسن الجزاء

(وکیل المال اول)

پاکستان ویسٹرن ریلوے - لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

دستخط کنندہ ذیل کو مندرجہ ذیل کام کیلئے ۵ دسمبر ۱۹۶۱ء کے ۱۲½ بجے دوپہر تک پرسنٹیج ریٹ کے سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں جو نظر ثانی شدہ شیڈول آف ریٹس پر مبنی ہوں۔ ٹنڈر مخصوص فارم پر ہوں جو ۵ دسمبر ۱۹۶۱ء کے ۱۱½ بجے دوپہر تک دفتر ہذا سے بادائیگی قیمت ایک روپیہ فی کاپی مل سکتے ہیں۔ یہ ٹنڈر اسی روز ۱۲½ بجے دوپہر بر عام کھولے جائیں گے۔

کام	تخمینہ لاگت مع ٹنڈر پرسنٹیج	زر ضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرنا ہوگا	عرصہ تکمیل
ا۔ اے ای این نمبر ۳ لاہور کے سیکشن میں سنہ ۱۹۶۱-۶۲ء کے پروگرام کے تحت درجہ چہارم کے پانچ یونٹ سٹاف کوارٹروں کی تعمیر (کرایہ واپس کرنے کی بنا پر) تخمینہ نمبر ۱۵ سنہ ۱۹۶۰-۶۲ء	روپے ۱۳۰۰۰/-	۳۰۰/- روپیہ	چار ماہ

۲۔ صرف ایسے ٹھیکیدار ٹنڈر بھیجیں جن کے نام منظور شدہ فہرست پر ہوں۔ جنہیں ہل کے کام کا کافی تجربہ ہو۔ ایسے ٹھیکیداران جن کے نام ڈویژن ہذا کی منظور شدہ فہرست پر نہیں انہیں چاہئے کہ اپنے کاغذ اندراج یعنی مالی ساکھ اور تجربہ کے متعلق سرٹیفکیٹ لاکر ۱۵ دسمبر ۱۹۶۱ء سے پہلے پہلے اپنے نام درج فہرست کرالیں۔

۳۔ مفصل قواعد و ضوابط اور نظر ثانی شدہ شیڈول آف ریٹس وغیرہ کے کسی یوم کار کو دستخط کنندہ ذیل کے دفتر میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ ریلوے انتظامیہ اس بات کی پابند نہیں کہ قلیل ترین ٹنڈر یا کسی بھی ٹنڈر کو ضرور منظور کرے۔ ٹھیکیداروں کا اپنا مفاد اسی امر میں ہے کہ وہ ۵ دسمبر ۱۹۶۱ء سے پہلے پہلے زر بیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو ریلوے لاہور کے پاس جمع کرا دیں۔ ٹھیکیدار جملہ لیبر اور میٹریل کے لئے پرسنٹیج ریٹ صحیح (سالم) اعداد میں پیش کریں۔ ٹنڈر دہندگان ٹنڈر دینے سے پہلے مقام کار کا ملاحظہ کر کے کام کی اصل صورت حال سے متعلق اطمینان کر لیں۔ (ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ۔ لاہور)

پاکستان ویسٹرن ریلوے۔ راولپنڈی ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

درج ذیل کاموں کے لئے ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس (۱۹۵۸) کے مطابق لیبر اور میٹریل کے ساتھ سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں جو ۷ دسمبر ۱۹۶۱ء کو بارہ بجے تک وصول کئے جائیں گے۔

کام	تخمینہ لاگت	زر ضمانت	عرصہ تکمیل
۱۔ PWP اور GIR کے درمیان میل نمبر ۹۴/۳ پر بی کلاس سٹیشن اور سی ڈی ڈی کے کیبن کے سائڈنگ کے سلسلہ میں درجہ سوم کے تین یونٹ اور درجہ چہارم کے چار یونٹ سٹاف کوارٹروں کی تعمیر۔	روپے ۶۰۰۰۰/-	روپے ۱۲۰۰/-	۸ ماہ
۲۔ زون ورکس گوجرہ (بلا شرکت نابالغ دشمول)	۹۰۰۰۰/- روپے	روپے ۲۰۰۰/-	۳۰ جون ۱۹۶۲ء

۳۔ ٹنڈر جو مقررہ ٹنڈر فارم پر ہونے چاہئیں۔ اسی روز سوا بارہ بجے دوپہر عام کھولے جائیں گے۔

۴۔ ایسے تمام ٹھیکیداران جن کے نام پہلے سے اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست پر نہیں ہیں وہ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ریلوے راولپنڈی کے پاس اپنے نام ٹنڈر کھلنے کی مقررہ تاریخ سے پہلے رجسٹر کروا لیں۔

۵۔ ٹنڈر کی دستاویزات جو ٹنڈر فارم ٹھیکیدار کی خصوصی قواعد و ضوابط (حصہ الف اور ب) ہدایات برائے ٹنڈر اور سپیسی فیکیشن (اگر کوئی ہو) بادائیگی ناقابل واپسی قیمت پانچ روپے دستخط کنندہ ذیل سے حاصل کر سکتے ہیں۔ ٹھیکہ خصوصی قواعد پر ٹنڈر دہندہ کو دستخط کرنے ہوں گے۔ جس کا مطلب یہ ہوگا کہ انہیں یہ شرائط قبول ہیں۔

۶۔ زر بیعانہ ٹنڈر کھلنے کی مقررہ تاریخ اور وقت سے پیشتر ہی ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو ریلوے راولپنڈی کے پاس جمع ہو جانا چاہیئے۔ بغیر اس کے کسی ٹنڈر پر غور نہیں ہوگا۔

۷۔ ریلوے انتظامیہ اس بات کی پابند نہیں کہ سب سے کم نرخ کے کسی بھی ٹنڈر کو منظور کرے اور کسی بھی ٹنڈر کو کلی یا جزوی طور پر قبول کر سکتی ہے۔

۸۔ تینوں علیحدہ علیحدہ نرخ شیڈول آف ریٹ سے کم یا زیادہ درج کئے جائیں (الف) ارتھ ورک کے لئے (ب) صرف لیبر کے لئے (ج) لیبر اور میٹریل کے لئے۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ویسٹرن ریلوے راولپنڈی)

ولادت

میرے لڑکے عزیز نثار احمد کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۰/۱۱/۶۱ کو پہلا فرزند عطا فرمایا۔ نومولود کا نام عبدالقیوم رکھا گیا۔ احباب کرام سے دعا کی استدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی عمر دے بلند اقبال اور خادم دین بنائے۔
بقلم خود صوبیدار میرزا عیسےٰ خاں
دہری سیداں ضلع جہلم

کلیم یونٹ اور جائیداد کی خرید و فروخت میں دھوکہ سے بچنے کیلئے
قریشی پراپرٹی ڈیلرز
ایم بی ماڈل ٹاؤن لاہور کے نمائندہ محمد منظور قریشی ایم اے کو لکھئے۔
مری - کوئٹہ - پنڈی - لاہور میں پلاٹ، بنگلے ہوٹل - دکانیں فروخت کے لئے موجود ہیں۔
لائلپور - منٹگمری - لاہور میں زرعی زمین بھی مل سکتی ہے
فون نمبر ۶۹۳

احمد کولڈ سٹارٹ ڈیزل آئل انجن
زرعی و صنعتی ضروریات کے لئے بارہ تا چوبیس ہارس پاور ڈیزل آئل انجن خریدنے کیلئے
نور مکینیکل انجینئرز ڈیزل انجن مینوفیکچرز اینڈ ریپررز
اندرون پرانا ہسپتال ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

BAMEX
TRADE MARK
FOR Headaches. Head Colds Neuralgia. Rheumatic and Musculer Pains.

FAZLI OMAR PHARMACEUTICALS

کف ایکس
کھانسی نزلہ و زکام کی بہترین دوا
ایف عمر فارمیسوٹیکلز - پاکستان

سن شائن گرائپ واٹر
بچوں کی صحت اور تندرستی کا ضامن
ایف عمر فارمیسوٹیکلز - پاکستان

ہر لحاظ سے عمدہ اور بہترین سیاہی
ڈائمنڈ انک فاؤنٹین پن کیلئے استعمال کریں

نئے پھول
گلستانِ زندگی کی شاخوں پر کھلنے والے نوشگفتہ پھولوں - ماں باپ کی آنکھ کے تاروں کی تصاویر اور حالات پر مشتمل رنگا رنگ کتابچہ
جلسہ سالانہ
کے ایام میں ہمارے سٹال سے مفت مل سکے گا۔
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

قبر کے
عذاب سے بچو
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

حضور ایدہ اللہ کا تازہ پیغام (بقیہ صفحہ اول)

سچے غلام ہونے کا ثبوت دو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو اور تمہیں خدمتِ اسلام کی توفیق دے۔

میں تو بیمار ہوں دعا ہی کر سکتا ہوں۔ دنیا سچائی کی پیاسی ہے۔ تم اگر جاؤ گے تو یقیناً کامیاب ہو جاؤ گے۔ ایک پیاسے کو اگر کوئی پانی کا پیالہ دے تو کس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ اس کو رد کر دے۔ پس اپنے بھائیوں کی پیاس بجھانے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ تمہارا کچھ نہیں بگڑتا ان کو سب کچھ مل جاتا ہے خدا تمہارے ساتھ ہو اور تمہیں نیکی کی توفیق دے اور ہم ایک دن دیکھ لیں کہ ساری دنیا میں خدا تعالیٰ کا نور پھیل گیا ہے۔

مجھے اپنی جوانی میں ایک دفعہ ایک پادری سے تثلیث کے متعلق بات کرنے کا موقعہ ملا۔ میں نے اسے کہا آپ کی میز پر یہ پنسل پڑی ہے اگر میں آپ کو اسے اٹھانے کو کہوں اور آپ اپنے نوکروں کو آوازیں دینے لگ جائیں کہ آؤ ہم مل کر یہ پنسل اٹھائیں اس نے کہا ہم پاگل تھوڑی ہیں میں نے کہا لیکن آپ کی جو باتیں ہیں ان سے تو پتہ لگتا ہے کہ پاگل ہیں جو کام خدا اکیلا کر سکتا ہے اس کے لئے تین خداؤں کی کیا ضرورت ہے۔ وہ اکیلا سارا کام کرے گا۔

تمہاری تکلیف بہت چھوٹی ہے خدا کا انعام بہت بڑا ہے۔ تم تو اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کو تھوڑے دنوں کے لئے چھوڑو گے مگر خدا تمہیں دائمی جنت دے گا پس اٹھو اور ہمت کرو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو اور دنیا کے ہر میدان میں تمہیں فتح دے۔ آمین ثم آمین

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد ۲۸/۱۱/۶۱

اعلان

ربوہ کے خریداران الفضل ماہ نومبر ۶۱ء کا چندہ ہمارے کارکن کو ۱۲/۱۰ تک ادا کر کے ہماری چھپی ہوئی رسید حاصل فرمائیں تاکہ پرچہ الفضل انکو ملتا رہے۔
(ملک جی برادرز۔ ایجنٹ الفضل ربوہ)

بنیادی جمہوریتوں میں مصالحتی عدالتیں قائم کرنے کا آرڈیننس

مصالحتی عدالتوں کے فیصلوں کے خلاف ڈپٹی کمشنروں کے پاس اپیل کی جا سکیگی

راولپنڈی ۲۹ نومبر۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے آج ایک آرڈیننس نافذ کیا ہے جس کے تحت ملک بھر میں ہر یونین کونسل، یونین کمیٹی اور ٹاؤن کمیٹی میں مصالحتی عدالتیں قائم کی جائیں گی۔ ان عدالتوں کے قیام کی تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

اس آرڈیننس کے تحت بعض دیوانی اور فوجداری مقدمات کو مصالحت کے ذریعہ طے کیا جا سکے گا۔ جس سے مقدمات کے اخراجات کی بچت ہوگی۔ اور ہر شہری کو حصول انصاف کے لئے اپنے گھر سے دور جانا نہیں پڑے گا۔ ہر عدالت مقامی کونسل کے چیئرمین (جو مصالحتی عدالت کا بھی چیئرمین ہوگا) اور فریقین کے نامزد کردہ چار نمائندوں پر مشتمل ہوگی۔ ہر فریق دو نمائندے نامزد کرے گا۔ ان میں سے ایک مقامی کونسل کا رکن ہوگا۔ یہ مصالحتی عدالتیں تعزیرات پاکستان کی بعض دفعات کے تحت آنیوالے اور ایک دوسرے کے کھیتوں میں مویشیوں کے گھسنے کے مقدمات کی سماعت کر سکیں گی۔ ان میں ایک خاص رقم تک روپیہ کی وصولیابی اور ہرجانہ اور معاوضہ کے مقدمات شامل ہیں۔ ان عدالتوں کو سزائے قید سنانے یا جرمانہ کرنے کا اختیار حاصل نہیں ہوگا، لیکن اگر کسی فریق پر الزام ثابت ہو جائے تو یہ عدالتیں اسے ڈھائی سو روپیہ تک اور خاص صورتوں میں پانچ سو روپیہ تک معاوضہ ادا کرنے کا حکم دے سکتی ہیں۔ ہر حال توہین عدالت کے الزام میں پچاس روپیہ تک جرمانہ کیا جا سکتا ہے کسی فریق کو مصالحتی عدالت میں اپنا وکیل پیش کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ ان عدالتوں کے فیصلوں کی اپیل کی سماعت مغربی پاکستان میں ڈپٹی کمشنر اور مشرقی پاکستان میں سب ڈویژنل آفیسر کر سکیں گے۔ لیکن انہیں صرف بعض دیوانی اور فوجداری مقدمات کے فیصلوں کے خلاف اپیلوں کی سماعت کا اختیار ہوگا۔ باقی مقدمات کے سلسلہ میں اپیلیں ڈسٹرکٹ جج کو پیش کی جائیں گی۔ اس آرڈیننس کا اطلاق ان مقدمات پر نہیں ہوگا جو دیوانی اور فوجداری عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔

آل ربوہ باسکٹ بال ٹورنامنٹ

ربوہ ۲۹ نومبر۔ تعلیم الاسلام کالج باسکٹ بال کلب کے زیر اہتمام جو آل ربوہ باسکٹ بال ٹورنامنٹ منعقد ہو رہا ہے اس میں نو ٹیمیں حصہ لے رہی ہیں۔

کل ۳½ بجے بعد دوپہر تعلیم الاسلام کالج باسکٹ بال کورٹس میں مکرم لطیف احمد صاحب سیکرٹری ٹورنامنٹ کمیٹی نے اس میچ کا افتتاح کیا۔ پہلے دن کل چار میچ کھیلے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تعلیم الاسلام کالج بالمقابل فرینڈز وائٹس۔ اس میچ میں تعلیم الاسلام کالج ٹیم نے چوبیس کے مقابلہ میں اڑتیس پوائنٹس سے یہ میچ جیت لیا۔

دوسرا میچ جامعہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام سٹاف کلب کے مابین کھیلا گیا۔ سکور بالترتیب ستائیس اور چوبیس تھا۔

تیسرا میچ فرینڈز (ریڈز) اور یونیک (ریڈز) کے درمیان تھا۔ سکور ستائیس اور گیارہ تھا۔

چوتھا میچ تعلیم الاسلام ہائی سکول اور یونیک (بلیوز) کے مابین تھا۔ سکور چھتیس اور سات تھا۔

یہ ٹورنامنٹ سنٹرل باسکٹ بال ایسوسی ایشن لاہور کا منظور شدہ ٹورنامنٹ ہے اور لیگ سسٹم پر کھیلا جا رہا ہے مقابلے ہر روز ۲½ بجے بعد دوپہر تعلیم الاسلام کالج باسکٹ بال کورٹس میں ہوتے ہیں۔

(نامہ نگار)

انعامی تقریری مقابلہ

ربوہ ۲۹ نومبر۔ بزم حسن بیان (شعبہ تعلیم مقامی) کے زیر اہتمام مورخہ ۳۰ نومبر کو ایک انعامی تقریری مقابلہ منعقد ہو رہا ہے۔ ٹھیک سوا چھ بجے شام جامعہ احمدیہ کے ہال میں اجلاس کی کاروائی شروع ہو جائے گی۔ تمام احباب بالخصوص خدام سے درخواست ہے کہ اس میں شمولیت اختیار کر کے مستفیض ہوں۔

(نائب مہتمم تعلیم مقامی (ربوہ))

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۳۵